ابن زیدون اندلسی: ایک کثیر الجہات ادبی شخصیت

ڈاکٹر عبد الوحید شیخ المدنی و ڈاکٹر وسیم حسن راجا۔

عربوں نے جزیرہ نما کے اس حصے کو الاندلس کا لفظ دیا جس پر وہ تقریباً آٹھ صدیوں تک حکمرانی کرتے رہے۔ اس کے متعدد اسماء ہیں، آئبیریا، ہسپانیہ، اسپین اور اندلس مگر سب سے زیادہ مشہور اندلس ہی رہا۔ جس کا شاندار ماضی دنیا کی سب سے زیادہ ممتاز قوم مسلم سے وابستہ ہے۔

اس ملک کی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور معتدل ہے۔ زمین زرخیز اور میدان سرسبز اور شاداب ہیں جیسے کہ اندلسی مشہور شاعر ابن خفاجہ کہتے ہیں

یَا أَهْلَ أَنْدَلُسٍ لِلَّهِ دَرُّكُم
مَاءٌ وَظِلٌّ وَأَنْهَارٌ وَأَشْجَارُ
مَا جَنَّةُ الْخُلْدِ إِلَّا فِي دِيَارِكُم
وَلَوْ تَخَيَّرْتُ هَذَا كُنْتُ أَخْتَارُ

اے اہل اندلس تمہاری عظمت کا کیا کہنا! اللہ نے تمہیں اپنی بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے تمہارے ہاں پانی، سایہ، درخت اور نہریں ہیں۔ جنت خلد تمہارے ہی وطن میں ہے۔ اگر مجھے اختیار ملے تو میں اسی کو پسند کروں۔

اندلس میں عربی نثر کا ارتقاء و آغاز چوتھی صدی ہجری میں ہوا بلکہ یوں کہنا درست ہوگا کہ عبد الرحمٰن ناصر کے دور میں ہوا۔ اسی عہد میں "ابن عبد ربہ" نے اپنی مشہور شاہکار کتاب "العقد الفرید" لکھی۔ اسی دور میں قرطبہ میں "ابو علی قالی" نے کتاب الامالی کو املا کرایا۔ اس ترقی پذیر عہد میں اندلس اپنی ادبی شخصیات کا تعارف دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اندلس میں جب ملوک الطوائف یعنی مختلف ریاستوں کے بادشاہوں کا دور آیا تو اندلسی ادب نے بہت ترقی کی۔ اسی دور کی ایک اہم کڑی ابن زیدون ہیں۔

ابن زیدون کا پورا نام احمد بن عبد اللہ بن زیدون ہے قرطبہ میں 394ھ میں پیدا ہوئے اور 463ھ میں وفات پائی (1) امویوں کے آخری ایام میں جب فتنوں کا آغاز ہوا تو اس نے اس میں حصہ لیا اسی لیے قرطبہ کے گورنر ابو الحزم ابن جہور نے اسے اپنا مقرب بنالیا اسنے انہیں اپنی سیکرٹری اور سفارت کاری کی ذمہ داری سونپی جس پر ابن زیدون کو ذو الوزارتین کا لقب ملا۔ پھر ابن زیدون کے خلاف ایک سازش کی نسبت کی وجہ سے ابن جہور سے اس کی قربت طویل عرصے تک قائم نہ رہی۔ اس وقت وہاں ولادة بنت مستکفی نامی ایک ادیبہ اور شاعرہ تھی